162369 ـ ھائی اخراجات برداشت نہ کریں تو کیا بہن بھائیوں کی لاعلمی میں ان کا مال لے سکتی ہے ؟

سوال

میں شادی نہیں اور اپنی والدہ کے ساتھ رہتی تھی اور اپاہج ہوں اور کئی ایک بیماریوں کی شکار بھی، میرے چار بھائی ہیں، لیکن والدہ کی وفات کے بعد میرے بھائیوں نے مجھے چھوڑ دیا ہے.
یہ علم میں رہے میری والدہ کو ان کے شہید بیٹے کی مد میں گورنمنٹ سے ماہانہ رقم ملتی تھی، والدہ کی وفات کے ڈیڑھ ماہ بعد میں نے یہ رقم لے کر اپنے اخراجات میں صرف کر لی، کیونکہ میں کوئی کام نہیں کرتی، میرے بھائی مجھے چھوڑ چکے، برائے مہربانی میں اس سلسلہ میں شرعی حکم معلوم کرنا چاہتی ہوں کہ اس میں شرعی حکم کیا ہے ؟
اللہ کی آپ پر سلامتی ہو.

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

ہم عرش عظیم کے رب سے اللہ عزوجل سے دعا گو ہیں کہ وہ آپ کو شفایابی و عافیت عطا فرمائے، اور آپ کی ساری پریشانیاں اور غم دور فرمائے، یقینا اللہ سبحانہ و تعالی سننے والا قریب اور دعا قبول کرنے والا ہے.

اول:

آپ کو یہ مال خرچ کرنے سے قبل اس سلسلہ میں شرعی حکم دریافت کرنا چاہیے تھا، کیونکہ انسان کو کوئی قدم اٹھانے سے قبل اس کے بارہ میں شرعی حکم دریافت کرنا چاہیے، یہ نہیں کہ پہلے وہ کام کر لے اور پھر اس کے متعلق حکم دریافت کرتا پھرے.

دوم:

اس رقم کے متعلق اصل تو یہی ہے کہ یہ رقم سب ورثاء کی ملکیت ہے، اور اسے ورثاء کے حصوں کے مطابق تقسیم کیا جائیگا.

لیکن اگر واقع ایسا ہی ہے جیسا آپ بیان کر رہی ہیں کہ آپ کے بھائیوں نے آپ کا نان و نفقہ برداشت کرنے کی ذمہ داری میں کوتاہی کا ارتکاب کیا ہے تو آپ ان کے مال سے اتنا مال لے سکتی ہیں جو ان کے ذمہ آپ کا واجب کردہ

نفقہ تھا.

اس مسئلہ کو علماء کرام کے ہاں " الظفر بالحق " یعنی جس کی حق کی بنا پر مدد کی گئی ہے.

اس لیے اگر کسی شخص کسی دوسرے شخص کے ذمہ حق ہے، اور وہ اپنا حق اس سے نہیں لے سکتا اور پھر اس کے ہاتھ اس شخص کا کوئی مال لگ گیا تو اسے تو وہ اپنے حق جتنا مال لے سکتا ہے، خاص کر جب حق کا سبب واضح اور ظاہر ہو مثلا بیوی اور رشتہ داروں کا نفقہ، اکثر علماء نے اسے راجح قرار دیا ہے.

اس کی دلیل عائشہ رضی تعالی عنہا کی درج ذیل حدیث ہے:

ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہند بن عتبہ رضی اللہ تعالی عنہا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور کہا:

ابو سفیان ایك بخیل آدمی ہے، اور مجھے اور میری اولاد کے لیے کافی رقم مجھے نہیں دیتا، اتنا ہے کہ میں اس کی لاعلمی میں کچھ رقم لے لوں تو پھر گزر ہوتا ہے ؟

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" تم بہتر طریقہ سے اتنا مال لے لیا کرو جتنا تمہیں اور تمہارے بچے کو کافی ہو "

صحیح بخاری حدیث نمبر (5364) صحیح مسلم حدیث نمبر (1714).

چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اپنے خاوند کے مال سے اپنا اور اپنی اولاد کے اخراجات کے لیے خاوند کی لا علمی سے مال لینے کی اجازت دی.

ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اگر حق کا سبب ظاہر مثلا زوجیت یا بیٹا ہونا جس کی بنا پر نفقہ واجب ہوتا ہے تو صاحب حق کو بقدر حق اس کی لاعلمی میں بقدر حق مال لینا جائز ہے " انتہی

دیکھیں: اعلام الموقعین (4 / 21).

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" جب سبب ظاہر ہو مثلا نفقہ کا حق ہو تو خاوند کے ذمہ داری پوری نہ کرنے کی صورت میں بیوی اپنے خاوند کے

مال اور رشتہ دار اپنے رشتہ دار کے مال سے بقدر واجب نفقہ مال لے لینے میں کوئی حرج نہیں " انتہی

دیکھیں: فتاوی نور علی الدرب (9 / 322 - 323).

مزید فائدہ کے لیے آپ سوال نمبر (106540) اور (138047) اور (27068) کے جواب کا مطالعہ کریں.

واللہ اعلم .